Title - AYYARRATUL WAZIYYA SHIRHUL JAWAHIRATUL MIZIYYAH.

Creator - Mohd. Ahmad Raza Khan.

Publisher - Matba Faiz Anwaar Mohammadi (Lucknow).

Date - 1308 H.

Pages - 48.

Subject -

الحمد للہ

حج و زیارت و عمرہ کی ترکیب کامل حاجیوں زائرین کے نافع مسائل

یعنی سلیس اردو میں نفیس رسالہ

النیرۃ الوضیۃ شرح الجوہرۃ المضیۃ

متن تالیف

جناب عالم اجل فاضل اکمل شیخ معتمد مکہ معظمہ جامع فضائل عالیہ مکرمہ خطیب
امام مسجد الحرام عارف باللہ ذی الفضل والجاہ سید شریف فاطمی حسینی حضرت

مولنا حسین بن صالح جمل اللیل مکی

تغمدہ اللہ بغفرانہ وامطر علیہ سحاب رضوانہ

وشرح مع حاشیہ

الطرۃ الرضیۃ علی النیرۃ الوضیۃ

ہر دو تصنیف

جناب فضائل مآب عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فقیہ ارشد محدث اوحد وارث
العلم عن آبا اماثل فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل مولنا مولوی محمد
احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی دام فیضہ الجلیل القوی

بمطبع فیض منبع انوار محمدی محمد تیغ بہادر لکھنؤ میں مشعل راہ حجاج ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فرض الحجۃ + واوضح المحجۃ + والصلاۃ والسلام
علی نبیہ الذی اقام الحجۃ + فقوّم اقواسا معوجۃ + وعلی آلہ
وصحبہ الذین اظہروا وازاقوا الدین وفجۃ + حتی وقعت بالسموات
من لجۃ مدالحہم بحجۃ + واشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ماتلاطم امواج فی لجۃ

بعد حمد وصلاۃ کے واضح ہو کہ جب توفیق وعنایت الٰہی واعانت حضرت رسالت پناہی علیہ
الصلاۃ والسلام الغیر المتناہی نے دستگیری فرمائی اور سنہ ۱۲۹۵ھ میں فقیر سراپا تقصیر
عبد المصطفیٰ احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ ماجنا کو جبہ سائی رکاب
سعادت انتساب حضرت افضل المحققین اکمل المدققین حامی السنن السنیہ ماحی
الفتن الدنیہ حضرت والد ماجد قبلہ اعظم حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خان
صاحب قادری برکاتی مدظلہم العالی بدوام تعاقب الایام واللیالی خلف حضرت قدوۃ
العارفین زبدۃ الفاضلین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ من معجزات سید المرسلین علیہ
الصلاۃ والتسلیم حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خان صاحب قادری
قدس سرہ العلی نعمت حاضری بلدہ معظمہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفا وتکریما ہاتھ آئی حسن

اتفاق سے ایک روز جناب مولنا سیدی حسین بن صالح جمل اللیل
علوی فاطمی قادری مکی امام و خطیب شافعیہ سے مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے قریب
کہ فقیر رکعات طواف اور وہ جناب امامت نماز مغرب سے فارغ ہوتے تھے ملازمت حاصل ہوئی
سبحان اللہ عجب بزرگ خوش اوقات و با برکات ہیں اکثر عرب جاوہ و داغستان وغیرہا بلاد
نزدیک و دور کے ہزاروں آدمی اونکے بلکہ اونکے مریدوں کے مرید اور شرف بیعت و سلسلہ
علیہ سے مستفید ہیں اول نیاز میں حد سے زائد لطف فرمایا فقیر کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیے ۹۱
دو گھنٹا تک کہ نزدیک باب صفا واقع ہے لیگئے اور تاقیام مکہ معظمہ حاضری کا تقاضا فرمایا
فقیر حسب وعدہ حاضر ہوا سوائل حج میں ایک ارجوزہ اپنے سمے بالجوہرۃ المضیئۃ فقیر کو
عنایت فرمایا اکثر اہل ہند اس سے مستفیض نہیں ہو سکتے ایک تو زبان عربی دوسرے مذہب
شافعی اور ہندی اکثر حنفی ہیں چاہتا ہوں تو اسکی زبان اردو کیجیے اور اوسمیں مذاہب حنفیہ کی
ترجیح دیجیے فقیر نے باعث امر جلیل و ثواب جزیل سمجھ کے قبول کیا اگرچہ وہاں فرصت کم تھی کتابیں
پاس نہ تھیں اور [illegible] متعلق صرف تفصیل مسائل کے ہیں ورق طویل سے زائد لکھے گئے جب بطور نمونہ ج
[illegible] جناب مولنا نے فرمایا میرا مقصود تطویل اور اسقدر تفصیل نہیں کہ عوام اوس سے کم
منتفع و متمتع ہوسکیں صرف ہمارے کلام کا ترجمہ ۹۲ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ۹۲
ہوا وہاں بیان مذہب ہو جائے فقیر نے امتثال امر لازم اور یہی امر فرصت حاصل کے لائق دیکھ کر بتاریخ
[illegible] ذی الحجہ روز [illegible] اور [illegible] لکھنے شروع کیے اور النیرۃ الوضیئۃ فی شرح
الجوہرۃ المضیئۃ سے ملقب کیے اگرچہ بعض ۹۳ ضروریات پر بھی مشتمل نہیں مگر حسب استدعائے ۹۳
جناب مصنف [illegible] اور بیان مذہب حنفیہ میں اختیار راجح و ترک ۹۴ مرجوح کے ساتھ مصنف م ۹۴
سے مراد متن ہے اور ت ترجمہ ش شرح ف فائدہ واللہ یسئل التوفیق منہ الوصول الی سواء الطریق ۹۵

مقدمہ فی وجوب حجۃ الاسلام ت مقدمہ

حج اسلام کے واجب ہونے میں ش یعنی حج کب واجب ہوتا ہے اور اوسکے وجوب کے لیے ۹۶
کیا کیا شرطیں درکار ہیں م شروطہا التکلیف والاسلام * والعقل والحریۃ
والبلوغ [illegible] ت شرطیں اوسکی مکلف مسلمان عاقل ہونا اور پوری آزادی ش یعنی

شرائط وجوب حج کہ جب وہ جمع ہون حج فرض ہو جائے اور اونمین سے ایک بھی فوت ہو تو نہیں
پانچ ہین اول بلوغ کہ بچے پر فرض نہین اگر بچہ حج کریگا تو نفل ہوگا اور ثواب اوسیکے لیے ہے باپ
وغیرہ مربی تعلیم و تربیت کا اجر پاینگے پھر بعد بلوغ جب شرطین جمع ہونگی اوسپر حج فرض
ہو جائیگا بچپن کا حج کفایت نکریگا دوم اسلام کہ کافر پر ایمان لانے کے سوا کوئی
عبادت فرض نہین نہ اوسکے ادا کیے ادا ہو سکین جب مسلمان ہوگا تو سب احکام اوسکیطرف
متوجہ ہونگے سیوم عقل کہ مجنون و معتوہ پر فرض نہین معتوہ وہ جسکے ہوش و حواس درست
نہون کبھی بہکی باتین کرے رای مین فساد ہو پھر اسکے ساتھ مارے گالیان دے تو مجنون ہی ہے چہارم
پوری آزادی کہ مکاتب و مدبر و ام ولد پر فرض نہین جبتک کامل آزاد نہون ہان کرینگے
تو نفل ہوگا پھر بعد آزادی کامل اجتماع شرائط ہوا تو حج فرض ادا کرنا پڑیگا **ف** مولے نے
اپنے غلام سے کہا مین نے تجھے اتنے مال پر مکاتب کیا یا اتنا مال تجھپر مقرر کیا کہ کما لا دے تو آزاد ہو اور غلام نے
قبول کر لیا اسی عقد کتابت کہتے ہین اور اوس غلام کو مکاتب اور جو کہا تو میرے بعد آزاد ہے تو یہ
مدبر ہوا اور جو کنیز اپنے مولے کے نطفے سے بچہ جنے وہ ام ولد ہے ان سبکی قید غلامی مین ایکطرح کا
فرق آجاتا ہے پر حج فرض ہونیکو پوری حریت درکار ہے **ف** مکلف عاقل بالغ کو کہتے ہین
تو بعد ذکر تکلیف ذکر عقل کی حاجت نتھی پر جناب مصنف نے فرمایا میری مراد تکلیف سے
صرف بلوغ ہے **ف** کافرون پر ایمان کے سوا اور عبادتین فرض ہونمین علما کو اختلاف ہے
شافعیہ کے نزدیک فرض ہین اور یہی مذہب ہمارے علمای عراقیین کا ہے اور یہی مشہور و صحیح تر ہے
فقیر کہتا ہے اس تقدیر پر اسلام کو شرط وجوب ٹھہرانے مین تامل ہے بلکہ شرط صحت ادا ہے مگر یہ
کہا جائے کہ وجوب سے مراد وہ وجوب ہے جسکے باعث دنیا مین مواخذہ ہو سکے کہ کفار پر ترک ذالبعض
مین احتساب نہین نہ ترک کہ وہ مواخذ ہون فافہم واللہ تعالی اعلم ⁂ ثم استطاعۃ السبیل
شرطها + فلیلک بالحفظ لهذی شروطها + **ف** پھر راہ پر قدرت شرط حج ہے
پس چاہیے کہ انہیں حفظ کرکے خوب خیال مین رکھا جائے **ش** یعنی شرط پنجم استطاعت ہے
کہ علاوہ مصارف ضروری کے اسقدر مال کا مالک ہو جو مکہ تک اپنی خواہ کرایہ کی سواری مین کھانے
پہننے کا متوسط صرف کرتا جائے اور حج کرکے اسیطرح گھر لوٹ آئے اور ضروری مصارف جیسے

رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے گھر کا اثاثہ اہل وعیال کا نفقہ قرض خواہوں کا قرض اور پیشہ ور کو آلات حرفہ
سَوداگر کو اتنی پونجی جس سے اپنی اور اپنے بال بچوں کی کفایت کے لائق کما سکے طالبعلم کے لیے ضروری ۹۱
دینی کتابیں اور جنھیں سواری ہتھیار خادم کی حاجت ہو اونکے لیے یہہ بھی **ف** یہہ استطاعت
حج کے مہینوں میں درکار ہے یعنی شوال ذیقعدہ ذی الحجہ اور جو دور کے ساکن ہیں کہ پہلے سے
جاتے ہیں تو جب اس شہر کے لوگ جاتے ہیں ورنہ اُس سے پہلے اگر استطاعت تھی اور یہہ وقت
نہ آنے پایا کہ جاتی رہی تو حج فرض نہوگا **ف** ہمارے امام کے نزدیک تندرستی بھی شرط ہے ۹۲
یعنی بدن میں وہ آفت نہو جو سفر سے معذور کردے جیسے اپاہج مفلوج اتنا بوڑھا کہ سواری
نہ ٹھہر سکے مگر صاحبین فرماتے ہیں انپر حج بدل کرانا فرض ہے **م** **صفة الاحرام**
ش یعنے احرام کی کیفیت اور اوسکے سنت وفرض کا بیان **م** تجرد عن المخیط
للمحرم من غیر عذر ما ارب **ت** سلے کپڑے اوتارنے واجب ہیں احرام والے پر
اگر کوئی عذر لاحق نہو **ف** اگر کسی عذر کے سبب سلا کپڑا پہن لیگا تو گنہگار نہوگا ورنہ ہوگا کفارہ ۹۳
تو ہر حال دینا آئیگا **م** کذلک الاحرام فی ثوبین غیر مخیطین منظفین **ف**
یوہیں احرام دو کپڑوں میں ہے بے سلے پاک ستھرے **ش** یعنے جب احرام چاہے سلے کپڑے عمامہ
ٹوپی موزے اوتارے چادر تہ بند لے سلی اوڑہے باندہے **ف** سفید ہوں تو بہتر ورنہ دُھلے
او جلے اور اون میں رفو یا پیوند ہونا بھی اچھا نہیں پر جائز ہے اور ہمیانی یا تلوار کے لٹکانے کا ڈر نہیں
م نوی اداء النسک بالجنان * وفضله فی القول باللسان **ت** نیت کرے
حج یا عمرہ کی دل سے اور زیادہ خوبی زبان سے کہنے میں ہے **ش** یعنے جامہ احرام پہن کر اب جو کچھ ادا کیا
چاہتا ہے (حج خواہ عمرہ خواہ دونوں) اوسکی نیت دل سے کرے اور زبان سے بھی الفاظ نیت کہنا بہتر ہے
مثلاً الٰہی میں حج کی نیت کرتا ہوں اوسے میرے لیے آسان کر اور قبول فرما **م** ملبیا جهرا من المیقات
وذاکر الله فی الحالات **ت** لبیک کہتا ہوا آواز سے میقات سے اور خدا کی یاد کرتا ہوا مختلف
حالوں میں **ش** میقات اون مقامات کو کہتے ہیں جو شرع مطہر نے احرام کے لیے مقرر کیے ہیں کہ باہر سے ۹۴
مکہ معظمہ کا قصد کرنے والے کو بے احرام باندہے اون مقاموں سے آگے بڑہنا حرام ہے ہندیوں کو وہ جگہ سمندر
میں آتی ہے جب کوہ یلملم کی سیدہ میں پہونچتے ہیں **ف** رکن احرام کے صرف دو ہیں دل سے نیت اور اوسکے

ساتھ زبان سے وہ ذکر جسمین اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو خواہ لبیک یا کچھ اور مثل سبحن اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر

٥٢ یا اللھم اغفرلی وغیر ذلک جب یہ دونون باتین پائی گئین احرام بندھ گیا اور جو کچھ محرم پر حرام

٥٣ تھا حرام ہوگیا پر لبیک کہنا سنت اور محرم کے لیے ہر ذکر سے بہتر ہے جہانتک ہو سکے اسکی کثرت

کرے اوسکے الفاظ مسنونہ یہہ ہین لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط

٥٤ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط صبح شام کے وقت اور ہر نماز کے بعد اور

بلندی پر چڑہتے پستی مین اوترتے دوسرے قافلے سے ملتے ستارون کے ڈوبتے کھڑے ہوتے بیٹھتے چلتے

ٹھہرتے غرض ہر حالت کی بدلتے زیادہ کثرت کرے ف احرام کا مسنون و مستحب طریقہ یہہ ہے کہ غسل

کرے یا کمسے کم وضو اوتارے ناخن ترشے خط بنوائے موئے بغل و زیر ناف دور کرے سر منڈانے کی عادت ہو تو

منڈائے ورنہ کنگھی کرے تیل ڈالے بدن پر خوشبو لگائے پھر جامہ احرام پہنکر دو رکعت نماز بہ نیت سنت

٥٥ احرام پڑہے پھر وہین قبلہ رو بیٹھا دل و زبان سے نیت کرے با آواز تین بار لبیک کہے آسانی و قبول کی

دعا مانگے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے +

محرمات الاحرام

وہ باتین جنکا احرام مین کرنا حرام ہے م لبس مخیط الثیاب جمیعا + من غیر علۃ علی من احرما

ف سلا کپڑا پہننا حرام ہے بے کسی بیماری یا عذر کے احرام والے پر ف واضح ہو کہ جو باتین

احرام مین حرام ہین وہ اگر کسی عذر سے کین یا بھول کر تو گناہ نہین پر اوسکا جو جرمانہ مقرر ہے وہ

ہر طرح دینا ہوگا اگرچہ بے قصد واقع ہون یا سہو سے یا مجبوری سے یا کیسے جیسے یا سوتے مین یا کسی نے جبرا

اور سلا کپڑا حرام جب ہے کہ بطور معتاد استعمال مین آئے ورنہ جبہ یا کرتے کا تہبند باندہا یا انگرکھا یا پاجامہ بدن پر

ڈالکر سو یا تو حرام نہین اگرچہ چاہیے نتھا م و یحرم الطیب کمثل الاس + و دھن شعر

٥٦ اللحیۃ و راس + ف اور حرام ہے خوشبو جیسے آس اور تیل لگانا داڑہی یا سر کے بالون مین +

٥٧ ف یعنی بالکل بدن مین خوشبو لگانا حرام ہے اور سونگھنا مکروہ اور خوشبو کا تیل اور روغن زیتون اور

٥٨ تل کا تیل اگرچہ خالص ہون بالون مین یا بدن مین لگانا جائز نہین اور گھی یا چربی جائز ہے م حلق

شعر ثم قلم ظفر + عقد النکاح ثم صید البر + ف اور بال مونڈنا ناخن کترنا عقد نکاح

جنگلی شکار ش یعنے سر سے پاؤن تک کسی جگہ کے بال مونڈ کر کتر کر نورہ سے

خواہ چننے سے آپ یا دوسرے کے ہاتھ سے دور کرنا اصلا جائز نہین مگر جو بال آپ سے نکلے

احرام کا مسنون طریقہ

۹۲ اور نکاح کرنا حنفیہ کے نزدیک اور دریا کا شکار بالاتفاق جائز ہے ف انکے سوا منھہ یا سر کو
۹۳ ڈھانکنا اگرچہ سوتے میں یا کسی سے ناحق لڑنا یا جماع کرنا یا شہوت سے بوسہ لینا مساس کرنا عورتوں کے
۹۴ آگے جماع کا تذکرہ لانا کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اوسکا احرام نہو جنگلی شکار کے ہلاک میں کسیطرح
شریک ہونا مثلاً شکاری کو بتانا اشارہ کرنا بندوق یا بارود یا ذبح کے لیے چھری
دینا اوسکے انڈے توڑنا پر اوکھیڑنا یا اون یا بازو توڑنا اوسکا دودھ دوہنا اوسکا گوشت
یا انڈے پکانا یا بھوننا بیچنا خریدنا کھانا جوں کے ہلاک پر بطور باعث ہونا مثلاً مارنا پھینکنا
کسی کو اوسکے مارنے کا اشارہ کرنا کپڑا اوسکے مرجانے کے لیے دہونا یا دھوپ میں ڈالنا
۹۵ وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا بال خطمی سے دہونا گوند وغیرہ سے جمانا سب ناجائز ہے
اسیطرح تمام چھوٹے بڑے گناہ کہ ہمیشہ برے ہیں اور احرام میں بہت زیادہ برے ہیں م وحکم المرأة

کذالکما الا احرامها فی وجهها ✽ فلو ما ان لا تغطیه ✽ وفی لباسها المخیط تبقی
وغطاء راسها ✽ ف اور اسیطرح عورت کا حکم ہے لیکن اوسکا احرام صرف چہرے
میں ہے تو لازم ہوا کہ منھہ نہ چھپائے اور سلے کپڑے نہیں رکھے سر ڈھکے ش یعنے اور جو باتیں
۹۶ گذریں اونمیں عورت مثل مرد کے ہے مگر اوسے سلے کپڑے پہننا سر ڈھکنا روا ہے صرف چہرے پر کپڑا
نہ آنے دے ف پردہ نشین عورت کوئی پنکھا وغیرہ منھہ سے بچا ہوا سامنے رکھے اور عورتیں لبیک
۹۷ باواز نہ کہیں م والحج بالجماع بتا یفسد ✽ قضاؤه فی قابل یوکد ✽ مالم یکن
ذا جاهلا او ناسیا ✽ فما علیه ان یکون فادیا ✽ ف اور حج جماع سے بشبہ
۹۸ فاسد ہوجاتا ہے قضا اوسکی سال آیندہ میں ضروری ہوتی ہے جبتک یہ شخص ناواقف یا بھولا ہو
نہ کرا اوسپر فدیہ دینا لازم نہیں م ولا فدا علی التی اکرهت ✽ وطئا ولا فساد فیما
قد قضت ✽ ف اور نہ اوس عورت پر فدیہ جس سے زبردستی جماع ہوا اور نہ اوسکا وہ
۹۹ عمل فاسد جو کر چکی ش خلاصہ یہ ہے کہ اگر حج میں قبل تحلل اول کہ دسویں تاریخ منی میں ہوتا ہے
یا عمرہ میں قبل اوس سے فارغ ہونے کے باختیار خود قصداً جماع کیا اور اوسکی حرمت سے واقف بھی تھا
تو وہ حج یا عمرہ فاسد ہوجائیگا اور اوسپر فرض ہے کہ اسی پورا کرکے پھر اعادہ کرے اور جرمانہ میں بدنہ
یعنی ایک اونٹ دے اور جو بعد اوسکے کیا یا حرمت نجانتا تھا یا بھولے سے کر بیٹھا یا کسی کا جبر تھا

تو مذہب اصح پر نہ حج و عمرہ فاسد ہو نہ فدیہ آئے **ف** یہ ہے تفصیل مذہب شافعیہ کی تھی اور حنفیہ کے نزدیک اگر حج میں وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد اور اسی برس تو پورا کرکے ذبح شاۃ و اعادہ لازم اور وقوف کے بعد کیے سے حج اصلاً فاسد نہیں ہوتا پھر اگر حلق و طواف فرض سے بھی فارغ ہو کر کیا جب تو کچھ جرمانہ بھی نہیں اور ان دونوں سے پہلے کیا تو بدنہ لازم آئیگا یعنی اونٹ یا گائی اور دونوں کے بیچ میں واقع ہوا یعنی طواف زیارت کی بعد حلق سے پہلے یا بالعکس تو بکری دینی آئیگی مگر بہت علما صورت عکس میں بھی بدنہ کہتے ہیں اور عمرہ میں چار طواف سے پہلے فساد ہے اور اتمام و ذبح شاۃ و اعادہ ضرور اور چار کے بعد صرف ذبح ہے فساد نہیں اور ان احکام میں برابر ہے قصداً ہو یا بھولے سے باختیار خود یا جبر دانستہ یا نادانستہ واللہ اعلم

م ارکان الحج **ش** یعنی حج و عمرہ کے رکن

ف رکن شی کا وہ ہے جس سے اوسکے نفس ذات کا قوام ہو جیسے نماز کے لیے رکوع سجود قیام قعود اور شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہیں یعنی حقیقت شی میں داخل نہو پر اوسکے بغیر شے موجود نہو جیسے نماز کے لیے وضو نیت استقبال تکبیر اور کسی عمل کے فرائض وہ ہیں جنکے ترک سے عمل باطل ہو جاتے اور واجبات کے ترک سے باطل نہیں ہوتا اوسمین خلل آتا اور ناقص ہو جاتا ہے جیسے نماز میں الحمد سورت التحیات وغیرہا **م** للحج ارکان تعدستۃ لابد ان تحفظ من البتۃ

ف حج کے چھ رکن ہیں ضرور ہے کہ تو اونہیں یاد کرلے جزماً **م** فنیۃ الحج اول الصفۃ ثم الوقوف معلم معرفۃ **ف** پس نیت حج کی ساری ترکیب میں پہلے ہے پھر حاجیوں کے ساتھ عرفہ کے دن وقوف کرنا **ش** اس وقوف کے لیے جسطرح دن مقرر ہے یعنی عرفہ کہ ذی الحجہ کی نوین تاریخ ہے یونہی مکان بھی معین ہے یعنی عرفات کہ مکہ معظمہ سے پورب کو نو کوس ہے تو مصنف کا فرمانا کہ حاجیوں کی ساتھ وقوف کرنا وہ اس سے تعیین مکان کیطرف اشارہ فرماتے ہیں یعنی جہاں حجاج ٹھہرتے ہیں وہاں ٹھہرنا وقوف ہے اور اونکے ساتھ ہونا ضرور نہیں **م** ثم طواف ثم سعی بالصفا والحلق والترتیب فیما وصفا **ف** پھر طواف زیارت پھر صفا مروہ میں دوڑنا اور سر منڈانا اور ان افعال میں ترتیب **ش** یعنی پہلے نیت پھر وقوف پھر طواف پھر

سعی لیکن طواف وحلق مین ترتیب ضرور نہین اور حلق سے مراد عام ہے سر منڈانا یا بال کتروانا ہان منڈانا
افضل ہے ف ہمارے نزدیک رکن حج کے صرف دو ہین سب مین بڑا رکن وقوف عرفہ اوسکے بعد
طواف زیارت باقی نیت شرط ہے اور فرائض مین ترتیب فرض اور سعی وحلق واجب م هذی
كذا للعمرة الاركان * سوى الوقوف هكذا البيان ف یہین یہہ جو بین
عمرہ کی رکن مین سوا وقوف کے اسیطرح بیان چاہیے ف ہمارے یہان رکن عمرہ صرف طواف ہے
اور نیت شرط اور سعی وحلق واجب ف یہہ نیت کہ حج وعمرہ مین شرط مانی گئی اسکے دو معنی ہین ایک تو
شروع مین حج یا عمرہ کا عزم یہہ بعینہ احرام ہے یعنی دل سے قصد اور اوسکے ساتھ زبان سے ذکر خدا دوسرے
طواف رکن مین نیت طواف کہ وہ فرض ہے اور بے نیت ادا نہین ہوتا تو اوسکی نیت بھی شرط ٹھہری

حج کے فرض

ف یہہ فصل جناب مصنف نے نہ لکھی ہمارے نزدیک رکن کے سوا اور بھی فرض ہین اور واجبات
الگ لہذا ہم اپنے طور پر بیان کرتے ہین حج مین دس فرض ہین احرام وقوف طواف کی چار پھیرے
اوسمین طواف کی نیت وقوف کا عرفات مین ہونا اپنے وقت مین ہونا کہ زوال عرفہ سے فجر نحر تک ہے
طواف کا مسجد الحرام مین ہونا اپنے وقت مین ہونا کہ فجر نحر سے آخر عمر تک ہے فرضون مین ترتیب کہ پہلے
احرام ہو پھر وقوف پھر طواف وقوف سے پہلے جماع سے بچنا ان دس مین ایک بھی رہ جائے تو حج نہو

العیاذ باللہ

م واجبات الحج ف حج کے واجب

م الرمی للجمار والاحرام * كذا بمزدلفة المنام * ف جمرون پر سنگریزے مارنا اور
احرام ایسا ہی مزدلفہ مین سونا ف ہمارے نزدیک احرام فرض ہے کما سبق ہان اوسکا میقات سے
ہونا واجب ہے ش منےٰ ایک بستی ہے مکہ معظمہ سے عرفات کیطرف تین کوس وہان تین جگہ ستون بنے
ہین اونھین جمار وجمرات کہتی ہین اور ہر ایک کو جمرہ دسوین تاریخ سے اونپر کنکریان مارتے ہین
اور منےٰ سے تین کوس مزدلفہ ہے نوین کی شام کو عرفات سے پلٹ کر یہان رات گزارتے ہین
دسوین کو منےٰ آتے ہین شافعیہ کے نزدیک رات کا بڑا حصہ یہان بسر کرنا واجب ہے اسلیے
جناب مصنف نے سونا فرمایا ورنہ حقیقۃً سونیکا حکم کچھ نہین ف ہمارے نزدیک واجب صرف
اسقدر ہے کہ مغرب وعشا یہین پڑھے صبح کو کچھ دیر وقوف کرے باقی رات کو رہنا واجب نہین سنت ہے

م ثم المبیت بمنی للرمی + ثم الطواف للوداع ینوی + ت پھر رات کو
منی مین رمی جمار کے لیے رہنا پھر طواف رخصت کی نیت کرے ف منی مین سونا گیارہوین
بارہوین تینون دن رمی جمار واجب ہی شب باشی ہمارے نزدیک سنت اور طواف وداع اہل رخصت
کے لیے کرتے ہین آفاقی یعنی باہر والے پر واجب ہی مکی تو وہین کا ساکن ہے نہ رخصت ہونیوالا
ف یہانتک ہمارے مذہب کی پانچ واجب گزری اور واجب سوا اور ہین مثلاً صفا مروہ مین سعی
٥١ اور اوسکا ایک طواف کامل کے بعد صفا سے شروع اور سات پھیرے اور ہر بار پوری مسافت قطع اور
٥٢ بشرط قدرت پیادہ ہونا وغیرہ وقوف عرفہ کرنیوالیکو غروب شمس کے بعد تک انتظار کرنا اوسکا
٥٣ امام کے ساتھہ عرفات سے کوچ کرنا یعنی امام کے چلنے سے پہلے حدود عرفہ سے باہر نہو جانا بشرطیکہ
٥٤ امام وقت پر کوچ کرے اور ہمراہی مین حرج نہو جمرۃ العقبہ کی رمی کہ دہم کو ہی حلق سے پہلے ہونا اور گیارہ کی
رمی اوسی دن ہو جانا حلق یا تقصیر اور اوسکا ایام نحر مین خاص منی حرم مین ہونا طواف
٥٥ فرض کا بارہوین تک ہو جانا حجر اسود سے شروع ہونا سات پھیرے حطیم سے باہر با وضو ستر عورت
کے ساتھہ بشرط قدرت پیادہ اپنی دہنی طرف سے آغاز ہونا یعنی کعبہ معظمہ بائین ہاتھ کو رکھنا
٥٦ قارن و متمتع کا شکر کی قربانی حلق سے پہلے رمی کے بعد ایام نحر مین کرنا وغیر ذلک اللہ تعالی اعلم

م بعض سنن الحج ت حج کی بعض سنتین۔

م قد سن للمرء الطواف ان قدم + والحجر الاسود فیه یستلم + ت باہر سے
آنیوالے کو ایک طواف سنت ہی طواف مین سنگ اسود کا بوسہ لے ش یہہ پہلا طواف ہے
٥٧ جو سفر سے حاضر ہوتے ہی کرتا ہی اور قارن عمرہ کے بعد اسی طواف قدوم کہتے ہین گویا حاضری بارگاہ
٥٨ اعظم کا مجرا ف یہہ طواف متمتع کے لیے نہین نہ اہل مکہ کو کہ وہ ہر وقت حاضر بارگاہ ہین اور
سنگ اسود کا بوسہ نہ اسی طواف بلکہ ہر طواف مین سنت ہی طواف اسی سے شروع اور اسی پر ختم ہوتا ہے

م والاضطباع ثم رمل قد اتی + و رکعتان للطواف یاتی + ت سنتون
کے شمار مین اضطباع پھر رمل آیا اور دو رکعتین طواف کی ایجان ش اضطباع یہہ کہ چادر دہنی بغل کے
نیچے سے نکالکر یہہ آنچل بائین شانے پر ڈالے جسمین دہنا کندھا کھلا رہی اور رمل یہہ کہ طواف مین
جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا شانون کو جنبش دیتا چلے ف یہہ دونون سنتین خاص مردو

لیے ہین وہ بھی صرف اوس طواف مین جسکے بعد صفا مروہ مین سعی ہوتی ہے یعنی طواف عمرہ اور حج
مین طواف قدوم کہ اکثر بیچارے اہل رحمت ومکی فرصت اسکی بعد سعی کر لیتے ہین ہان جس سے رہ گئی وہ ۹۱
طواف زیارت کے بعد کریگا تو اوسی طواف مین رمل کرے مگر اضطباع ساقط ہوگیا ف اضطباع ۹۲
طواف مین ہوتا ہے اور رمل صرف اگلے تین پھیرون مین باقی چار مین اپنی چال اور ہجوم کے سبب رمل نہ ۹۳
آپڑے یا اورون کی ایذا ہو تو رک رہے جب غول نکلجائے پھر رمل کرتا چلے ف ہر طواف کے بعد دو رکعتین
ہمارے نزدیک سنت نہین بلکہ واجب ہین ھ وركعتا الاحرام ثم الغسل له وفي
جهر الملبي فضل ف اور احرام کی دو رکعتین پھر اوسکے لیے نہانا اور لبیک کے آواز کہنی
مین فضیلت ہے ش یہہ مسائل ہم اوپر لکھہ چکے اور یہہ بھی کہ عورت لبیک آہستہ کہے غسل نماز
احرام سے کلام مصنف مین ذکراً موخر ہے وقوعاً مقدم ھ وفي منى المبيت ليل عرفة
من سنة فانهم اتى بمعرفة ف اور منی مین نوین رات شب باشی سنت ہے
لیس اسے برا اور اسے کہیا تک سمجھے ھ والجمع بين الليل والنهار بعرفات جاء في
الاثار ف اور عرفات مین شب و روز کا جمع کرنا حدیثون مین آیا ہے ش یعنی
نوین تاریخ جو وقت ظہر سے عرفات مین وقوف کرتے ہین اوسی دن ہی مین ختم نکرین بلکہ
اتنا ٹھہرین کہ سورج وہین ڈوبے اور ایک لطیف حصہ رات کا آجائے اوسکے بعد مزدلفہ ۹۴
چلین ف وقوف فرض تو اسقدر ہے کہ عرفہ کی دوپہر ڈھلے سے دسوین شب کی صبح صادق
تک عرفات مین ہونا پایا جائے اگرچہ ایک لمحہ پھر جو رات کو وقوف کرے اگرچہ مکروہ ہے اوسی ۹۵
کچھہ دیر لگانا ضرور نہین اور جو دن کو بعد زوال وقوف کرے کہ سنت یہی ہے اوسپر ہمارے
نزدیک امور مذکورہ یعنی غروب شمس تک ٹھہرنا اور ایک جزو قلیل شب کا لے لینا واجب ہین
مگر بعد غروب دیر نکرے کہ مکروہ ہے ھ سن الوقوف جانب الصخرات والمشعر ۹۶
الحرام حين يأتي ف سنت ہے ٹھہرنا پتھرون کیطرف اور مشعر حرام مین جب آئے
ش عرفات مین سب سے اونچا میدان سیاہ چٹانون کے پاس جسمین قبلہ رو کھڑے ہو تو جبل الرحمة
دہنے ہاتھ کو رہتا ہے اوسے حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا مکان وقوف گمان کیا
جاتا ہے بہت افضل ہے کہ کسیکی ایذا نہو تو وہان وقوف کرے ف یہہ تو مستحب ہے اور مشعر الحرام

کہ مزدلفہ مین ایک خاص مقام کا نام ہے بالخصوص وہان وقوف مسنون ورنہ مزدلفہ کا وقوف
ہم اوپر لکھ چکے کہ ہمارے نزدیک واجب ہے **م** اخذ الحصی یا صباح من مزدلفة
من سنة وغسلها ان اردفه **ف** مزدلفہ سے کنکریان لینا اے رفیق بہتر ہے سنت ہے
اور اونکا دہولینا اگر اسکے بعد کرے **ش** دسوین کی صبح کو جب مزدلفہ سے منی جاتے ہین تو آج
وہان ایک جمرہ پر کنکریان مارینگے اوسکے لیے مستحب ہے کہ سات سنگریزے یہان سے اوٹھا لے اور
دہونا تو ہر طرح مستحب ہے کہیں سے اوٹھائے **م** وفی منی لا نترکن الاضحیة کذا
صلاة العید مع حسن النیة **ف** اور منی مین عید کے قربانی نچھوڑیو مین عید کی
نماز نیک نیت سے **ف** ہمارے نزدیک نماز عید وقربانی دونون مقیم بالدار پر واجب ہین اور
شافعیہ سنت کہتے ہین لہذا مصنف علام نے اپنے مذہب کی موافق اونھین سنن مین گنا مگر یہان
واجب التنبیہ یہہ بات ہے کہ ہمارے علما خیرہ و محیط وغیرہما مین تصریح فرماتے ہین کہ منی مین نماز
عید اصلا نہین کہ وہان لوگونکو امور حج سے فرصت نہین ہوتی علامہ ابراہیم حلبی نے فرمایا وہان
بالاتفاق نماز عید نہ پڑہے علامہ علی قاری نے فرمایا اسپر تمام علمای امت کا اجماع ہے کذا فی رد المحتار
فافہم واللہ تعالی اعلم رہی قربانی وہ مذہب راجح مین مقیم پر واجب ہے جیسے اہل مکہ و منی اگرچہ
احرام مین ہون اور مسافر سے تو اوسکا مطالبہ ہی نہین **م** وسنة فی فعلها الثواب
لیس علی تارکها العقاب **ف** اور سنت کے کرنے مین ثواب ہے چھوڑنے مین عذاب
نہین **ف** مگر سنن مؤکدہ کی ترک مین سخت ملامت ہوگی اور عیاذا باللہ شفاعت سے محرومی بھی
وارد بلکہ محققین فرماتے ہین اوسکے ترک مین تہوڑا سا گناہ بھی ہے اگرچہ نہ ترک واجب کے برابر
انہین وجوہ سے سنت کو مستحب سے امتیاز ہے ورنہ جتنی بات متن مین گزری مستحب کو بھی شامل
م وانما یؤاخذ المرء علی اهمال فرض قد اتی مفصلا **ف** یون ہی کہ
آدمی پر مواخذہ فرض چھوڑنے مین ہے جو تفصیل وار ہوا ہے **ش** یعنے جسکے ثبوت مین کوئی اجمال
واشکال نہین تو مصنف کا منشا یہ ہے کہ فرض سب ایسے ہی ہوتے ہین اور بقرینہ سیاق ظاہر کہ مواخذہ
سے مراد عذاب ہے ورنہ ملامت کہ ترک سنن پر ہوگی خود گرفت و مواخذہ ہے **ف** شافعیہ واجب
وفرض مین فرق نہین کرتے ہمارے نزدیک وہ دو چیزین جدا جدا ہین اور دونون کے ترک پر

استحقاق عذاب اگرچہ واجب ہین کم فرض ہین زیادہ والعیاذ باللہ تعالی **م** ذیے

جملۃ من السنن الشہیرۃ + اجل من شمس لدی الظہیرۃ + **ت** یہہ چند

مشہور سنتین ہین مہر نیمروز سی جلالت ہین افزون **ف** انکے سوا آٹھوین تاریخ مکہ معظمہ سے

منی آنا نوین کو بعد طلوع شمس منی سے عرفات جانا وہان نہانا مزدلفہ ہین رات بسر کرنا دسوین کو

وہان سے قبل طلوع شمس منی کو جانا وہان ایام منی جارہین راتون کو رہنا مکہ معظمہ کو پہلے

جاتے وادی محسب ہین اترنا وغیر ذلک کہ یہہ سب سنن مؤکدہ ہین واللہ تعالے اعلم + ۵۱

م الفدیۃ **ت** جرمانہ کا بیان

م ما یفسد الحج ففیہ بدنۃ + وفی سواہ ذبح شاۃ حسنۃ **ت** جس سے

حج فاسد ہوجاتا ہی اوسمین بدنہ ہی اور اوسکے ماورا مین عمدہ بکری کا ذبح کرنا **ش** حج فاسد

ہوجاتا ہی جماع سے بشرائط مذکورہ اور ہمنے حنفیہ شافعیہ کا اختلاف تفصیل بیان کردیا بدنہ

اونکے یہان صرف اونٹ کو کہتے ہین ہمارے[۵۲] یہان گائے کو بھی شامل عمدہ بکری یہہ کہ اون عیبون سے ۵۲

پاک ہو جو اضحیہ مین ناجائز ہین او فقہ مین تفصیل مذکور **ف** یہہ دونون قاعدے کہ جناب

مصنف نے ذکر کیے ہمارے مذہب کی مطابق نہین جماع قبل الوقوف سی ہمارے نزدیک حج

فاسد اور بدنہ لازم نہین اور بعد الوقوف قبل الحلق والطواف سی بدنہ لازم حج فاسد نہین +

م فی کل شعرۃ من الطعام + مد ویفدی الغیر بالصیام + **ف**

ہر بال مین ناج سے[۵۳] چہارم صاع ہے اور ماورا کا جرمانہ روزے **ف** بال وغیرہ کے جرمانہ مین ہمارے ۵۳

یہان بہت تفصیل ہے جسکا بیان موجب تطویل ہے وقت حاجت علما سے دریافت کرلین +

م وما عدا ہذی التی قد ذکرت + احکامہا فیما سواہا سطرت + **ت**

ان مذکورات کے سوا اور چیزونکے احکام اس رسالہ کے ماورا مین سطر ہین **م** وانما ذی جملۃ

لیسہلا + لمن الی تحفظہ مؤملا + اور یہہ تو چند باتین ہین تا کہ آسانی ہو اوسکے لیے

جو اسی یاد کرنے کی امید مین آئے واللہ تعالی اعلم + **م** الزیارۃ **ت** زیارت سید الاطہار

سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا بیان + **م** واقصد اذا انجحت للزیارۃ +

لقبر طہ فلک البشارۃ + **ت** اور جب حج کرچکے تو زیارت قبر طہ صلے اللہ تعالی

علیہ وسلم کا قصد کر کہ تیرے لیے خوشخبری ہے **ف** علما مختلف ہیں کہ پہلے حج کرے یا زیارت
لباب میں ہے حج نفل میں مختار ہے اور فرض ہو تو پہلے حج مگر مدینہ طیبہ راہ میں آئے تو تقدیم زیارت
لازم انتہی یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی ہے اور فقیر کو علامہ سبکی کا یہہ ارشاد بہت بھایا کہ پہلے
حج کرے تاکہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ہو ع پاک شو اول و پس دیدہ بران پاک انداز **ف**
جناب مصنف کے کلام میں صاف اشارہ ہے کہ سفر مدینہ طیبہ خاص بقصد زیارت شریفہ ہو بیشک بہت امر
شرعا محمود اور زیارت اقدس اعظم مقصود اور خود حدیث میں لفظ لا تعملہ الا زیارتی موجود **۵۱**
یعنے اوسے کوئی کام نہو میرے زیارت کے سوا۔ امام ابن الہمام فرماتے ہیں میرے نزدیک افضل یہہ ہے
کہ سفر خاص بقصد زیارت والا کرے یہانتک کہ اوسکے ساتھہ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہو کہ اس میں
حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے جب حاضر ہو گا حاضری مسجد خود ہو جائیگی یا اسکی
نیت دوسرے سفر پر رکھے **م** ان زیارۃ النبی لازبۃ + صلوا علیہ فالصلاۃ واجبۃ
ت بیشک زیارت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی لازم ہے درود بھیجو اونپر کہ درود فرض ہے
ش علما فرماتے ہیں زیارت نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی اعظم قربات و افضل طاعات سے ہے
بہت برازندہ مقاصد و حاجات قریب بدرجہ مؤکدہ واجبات بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح **۵۲**
فرمائی **فقیر** کہتا ہے دلیل اسکو مقتضی وھو الذی یود ان نقی ابہ اسیطرح حضور پر نور
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود عمر میں ایکبار تو بالاجماع فرض قطعی ہے اور امام شافعی کے نزدیک
ہر نماز میں فرض اور ہر بار کہ ذکر شریف آئے علما کو وجوب استحباب میں اختلاف ہے امام طحاوی کا
مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے خواکر و سامع بر یاقانی و حلبی و صاحب بحر الرائق و تنویر الابصار و غیرہم
اکابر علمانے اسکو صحیح و راجح و مختار و معتمد فرمایا اور دلیل اسکو مقتضی وھو الذی ندین اللہ بہ
البتہ درصورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم واللہ اعلم **م** و یستحق الزائر الشفاعۃ **۵۳**
فیما روتہ ثقۃ الجماعۃ + **ت** اور زیارت کرنے والا مستحق شفاعت ہے اوس حدیث
کی رو سے جسے ثقہ جماعت نے روایت کیا **ش** **حدیث ۱** حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ **۵۴**
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں جسنے میری قبر کی زیارت کی اوسکے لیے میری شفاعت واجب
ہوگئی **حدیث ۲** جو میری زیارت کو آیا کہ اوسے سوا زیارت کے کچھہ کام نتھا مجھپر حق ہوگیا **۵۵**

کہ روز قیامت اوسکا شفیع ہون حدیث ۳ جو مدینہ مین بنیت ثواب میری زیارت کرنے آئے
مین اوسکا شفیع و گواہ ہون حدیث ۴ جو میرے انتقال کے بعد میری زیارت کرے گویا اوسنے
میری زندگی مین میری زیارت کی اور مین روز قیامت اپنے زائر کا گواہ یا شفیع ہونگا حدیث ۵
جو میری قبر کی یا فرمایا میری زیارت کرے مین اوسکا شافع و شاہد ہون غرض یہہ مضمون بہت
احادیث مین وارد حدیث ۶ جو مکہ جاکر حج کرے پھر میرے قصد سے میری مسجد مین حاضر ہو
اوسکے لیے دو حج مبرور لکھی جاتی ہین اور فرماتے ہین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حج مبرور کی جزا
سوا جنت کی کچھ نہین حدیث ۷ جو بالقصد میری زیارت کو حاضر ہو روز قیامت میرے
سایہ و امان مین ہو حدیث ۸ جو حجۃ الاسلام بجا لائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو
اور ایک جہاد کرے اور بیت المقدس مین نماز پڑھے اللہ تعالی اوس سے فرائض کا حساب نہ لے
حدیث ۹ جسنے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اوسنے مجھپر جفا کی حدیث ۱۰
جو استطاعت مین اسقدرت رکھتا ہو پھر میری زیارت نکرے اوسکے لیے کوئی عذر نہین ف

حدیث ۱۱ جو مجھپر سلام عرض کرتا ہے مین اوسے جواب دیتا ہون السلام علیک ایھا
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث ۱۲ جو مجھپر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے
اللہ تعالی اوسپر ایک فرشتہ مقرر فرماتے کہ اوسکا سلام مجھے پہونچائے اور اوسکے دنیا و آخرت
کے کامون کی کفایت فرمائی اور روز قیامت مین اوسکا شفیع یا گواہ ہون حدیث ۱۳
اللہ تعالی نے دنیا میرے سامنے اوٹھالی کہ وہ اور جو کچھ اوسمین قیامت تک ہونیوالا ہے
سب کو ایسا دیکھ رہا ہون جیسا اپنی اس ہتھیلی کو حدیث ۱۴ میرا علم میری وفات کے
بعد ایسا ہی ہے جیسا میری زندگی مین حدیث ۱۵ میری حیات و وفات دونون تمہارے
لیے بہتر ہین تمہارے اعمال میرے حضور پیش کیے جاتے ہین مین نیکیون پر شکر کرتا اور برائیون پر تمہارے
لیے استغفار فرماتا ہون حدیث ۱۶ بیشک اللہ تعالی نے زمین پر پیغمبرون کا جسم کھانا
حرام کیا ہے تو اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حدیث ۱۷
میری اس مسجد مین نماز اور مسجدون کی ہزار نماز سے افضل ہے سوا مسجد الحرام کے حدیث ۱۸
جو حرمین سے کسی حرم مین مرے روز قیامت بخوف اوٹھے حدیث ۱۹ مدینہ مکہ سے افضل ہے

۹۱ حدیث ۲ جس سے مدینہ میں مرنا ہوسکے تو اوسے چاہیے مدینہ میں مرے کہ جو مدینہ میں مریگا میں اوسکی شفاعت
فرماؤنگا اللھم ارزقنا علی الایمان والسنۃ بجاھہ عندک یا عظیم
المنۃ آمین آمین آمین وصلے اللہ تعالی علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین م ھنا
لکم یا معشر الحجاج + اذ جئتم من ابعد الفجاج ف اے گروہ حاجیان تمھیں
مژدہ جب آئے تم دور دراز راہوں سے م لبیتم واللہ خیر داع + فمنکم تقبل
المساعی ف تمنے لبیک کہی اور اللہ تعالی بہتر بلانے والا ہے اپنی عبادت کیطرف تو
تمھاری کوششیں مقبول ہوں م وقد حییتم بعظیم المنۃ + والحج مبرور لہ
جزاء الجنۃ + اور بیشک تمنے بڑا احسان حج کیا اور اچھے حج کا بدلہ بہشت ہے م خصکم
الرحمن بالغفران + وعمکم بالفضل والاحسان ف رحمن نے
تمہاری خاص مغفرت کی اور تم سب پر عام فضل و احسان کیا ش یہہ اخبار بطور دعا ہے
۹۲ بنظر احادیث کثیرہ کہ اس معنی میں وارد ہوئیں یا دعا مراد ہے اور تخصیص مغفرت کی یہہ معنی
۹۳ نہیں کہ خاص تمھاری مغفرت ہو بلکہ یہہ کہ تمھاری خاص مغفرت ہو م فالتزموا الحمد
لہ والشکرا + اذ ھذہ النعمۃ منہ الکبری + تو حمد وشکر الٰہی کا التزام کرلو
کہ یہہ نعمت اوسکی بہت بڑی ہے م وعظموا النبی بالسلام + علیہ فھو
المسک للختام ف اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کرو اونپر سلام بھیجکر
کہ یہہ بیشک ہے مہر خاتمہ کے لیے م والہ خلاصۃ الانام + مع صحبہ
الافاضل الکرام + ف اور اونکی آل پر کہ خلاصہ مخلوقات ہیں مع صحابہ کے کہ
بہت فضیلت وکرم والے ہیں ف اس قسم کے کلمات اہل عرف مقام مدح میں
استعمال کرتے ہیں مثلاً امام الائمہ ابو حنیفہ سید الاولیا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی
عنہما بلکہ علما وسادات عصر کو لکھتے ہیں افضل المحققین اکمل المدققین خلاصہ دودمان مصطفوی
نقاوہ خاندان مرتضوی اور ان الفاظ سے عموم و استغراق حقیقی مراد نہیں لیتے ورنہ بایں معنی
۹۴ امام الائمہ وسید الاولیا حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں وبس اور اگر امت
میں لیجیے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اسیطرح خلاصہ دودمان مصطفوی حضرت

بتول زہرا ہیں اور اوپر سے لیجیے تو حضرت مولی مشکلکشا اور نقاوۂ خاندان مرتضوی حضرت حسن مجتبیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک پس واضح ہو گیا کہ بطور متعارف پر حضرات آل اطہار کو خلاصۂ مخلوقات کہنا بہت
صحیح ہے اور اس سے اونکی فضیلت انبیاء و مرسلین بلکہ خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر
لازم نہیں آتی کہ جو امور عقائد حقہ میں مستقر ہو چکے وہ خود الفاظ مراد کو بس ہیں والحمد للہ اولا
وآخرا والصلاۃ والسلام کاثرا وافرا علی الحبیب الجلیل باطنا وظاہرا
وآلہ وصحبہ سادۃ الوریٰ ما طلعت شمس وبدا سحر

تکملہ حج وعمرہ کی ترکیب اور اول سے آخر تک اونکی افعال کی ترتیب اور آداب زیارت قبر حبیب علیہ صلاۃ القریب المجیب میں

یہ شرح کہ حسب فرمایش حضرت مصنف نہایت مختصر لکھی گئی اگرچہ بحمد اللہ کارآمد نفیس مسائل پر مشتمل
اور اختیار راجح و ترک مرجوح میں تام وکامل جسے سمجھائیگا مگر وہ کہ کتب کثیرۂ فقہیہ جمع کرکے نظر دقیق
و فکر عمیق سے کام لے سکے اور اسکے ساتھ وقت اختلاف ترجیح یا عدم تصریح با فتا و تصحیح رسم
افتا و آداب مفتی کے مسالک بعیدہ و معارک عدیدہ میں مہارت رکھے یا انہیں بحمد اللہ جابجا اشارات
لطیفہ و تنقیدات شریفہ میں جنہیں اطلاع ذہن ثاقب کا کام والحمد للہ ولی الانعام قلت ؎
شکلہ بطلا وفخرا والعیاذ باللہ مما لا یرضاہ مگر از انجا کہ اول تا آخر ترکیب اعمال
و ترتیب افعال بیان نہوئی جسکی طرف عام حجاج کو عموما اور عوام کو خصوصا حاجت اور اسکے سمجھنے سے
اکثر اوقات کم علم مسلمانوں کو دقت ہوتی ہے لہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے چاہا کہ امور مذکورہ سے
شرح کی تکمیل اور آخر میں قدرے آداب زیارت سراپا طہارت کی مختصر تفصیل کردوں کہ عام مومنین کو
انشاء اللہ تعالیٰ خود بصیرت ملے اور مطوفوں مزوروں کی حاجت نہ ہو سفر مبارک حرمین طیبین سے
سعادت فرمائیں حضرت تاج العلما سراج الکملا سید الفقہا سند الفضلا حضرت والد قدس سرہ الماجد نے
کتاب مستطاب جواہر البیان فی اسرار الارکان میں اس جلیل کام نہایت تک پہونچایا
اور طہارت وصلاۃ وصوم و زکوۃ کے اسرار دقیقہ و لطائف انیقہ ارشاد فرما کر حج و زیارت کا بیان
بے مثیل و عدیل تحریر فرمایا جزاہ اللہ تعالیٰ خیر جزاء و اعلی درجاتہ فی دار اللقا

امین آخر جمیل کتاب جلیل مستطاب کی لطافت وخوبی ودلکشی ع ذوق این می نشناسی بخدا
تا نچشی * اوس مبارک کتاب کی نصف سے زائد مین بھی بیان جانفزا ہی فقیر اوسکی دو فصلوں سے
یہہ چند حرف تلخیص کرتا ہے * وباللہ التوفیق وھدایۃ الطریق

حج وعمرہ کی ترکیب

احرام کی ترکیب تو ہم اوپر لکھ چکے یہان اتنا جاننا چاہیے کہ حاجیون کا احرام تین طرح ہوتا ہی تنہا
حج کی نیت اسی **افراد** کہتے ہین اور ایسے حاجی کو **مفرد** یا یہہ کہ میقات سے صرف عمرہ کا ارادہ
کرے مکہ معظمہ پہونچکر اشہر حج مین عمرہ کرکے وہین حج کا احرام باندھی اسے **تمتع** کہتے ہین اور اس
حاجی کو **متمتع** یا یہہ کہ حج وعمرہ دونون کی نیت جمع کرے اسے **قران** کہتے ہین اور حاجی کو **قارن**
اور زیادہ ثواب اسی مین ہے جب **حرم** مکہ کے متصل پہونچے باوجود خشوع پیادہ پا داخل ہو اور برہنہ
پائی بہتر ہے جب **مکہ** معظمہ تک آئے نہا کر جانا مستحب ہی جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے دعا مانگے کہ
محل اجابت ہی **باب السلام** پر جا کر آستانہ پاک کو بوسہ دیکے دہنا پاؤن پہلے رکھکر بسم اللہ
کہکر داخل ہو بعدہ اگر جماعت قائم پائے نماز فرض خواہ وتر یا سنت موکدہ کی فوت کا خوف ہو تو سب
کاموں سے پہلے متوجہ **طواف** ہو مرد اضطباع کرکے (اور عورت بے اضطباع) حجر اسود کی دہنی
طرف رکن یمانی کی جانب سنگ مکرم کے قریب یون کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے دست راست کی طرف رہے
پھر طواف کی نیت کرکے کعبہ کو مونہہ کیے اپنی دہنی سمت چلے جب سنگ اسود کے مقابل ہو اور یہہ
بات اوسی حرکت مین حاصل ہوجائیگی کانون تک ہاتھ سیدھے اوٹھا کر ہتھیلیان جانب حجر رہین *
بسم اللہ والحمد للہ واللہ اکبر والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ
کہی اور حجر معظم پر دونون کف دست اور اونکے بیچ مین مونہہ رکھکر یون **بوسہ** لے کہ آواز نہ پیدا ہو تین
بار ایسا ہی کرے اگر بے ایذا وکشمکش میسر آئے ورنہ ہاتھ یا لکڑی سے مس کرکے اوسے چوم لے اور
یہہ بھی نہو سکے تو ہاتھون سے اوسکی طرف اشارہ کرکے اونھین بوسہ دیلے پھر در کعبہ کی طرف بڑہے
جب محاذات حجر سے گزر جائے سیدھا ہولے اور خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کرکے بے ایذا ومزاحمت
مرد **رمل** کرتا (اور عورت بے رمل) چلے طواف مین کعبہ سے جتنا پاس ہو بہتر مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار
جسم یا کپڑا لگے اور ہجوم یا ازدحام سے رمل نکرسکے تو دوری افضل ہے جب رکن **یمانی** پر آئے

اوسے دونون ہاتھون یا دہنی ہاتھ سے تبرکاً چھولے نہ صرف بائین سے اور چاہے تو بوسہ بھی دے اور نہو سکے
۵۱ تو کچھ نہین یہانتک کہ حجر اسود تک آجائے یہہ ایک پھیرا ہوا یونہین سات پھیرے کرے مگر رمل تین
پھیرون مین کرے بعد اوسکے ختم طواف مین بھی حجر پر بوسہ دے پھر **مقام ابراہیم** مین آکر جہانتک میسر
ہو وہان ہی دو رکعت طواف پڑہے بشرطیکہ وقت مکروہ نہو ورنہ تاخیر کرے اوسکے بعد دعا مانگے پھر
ملتزم مین آئے کہ اوس پارہ دیوار کا نام ہے جو درمیان حجر اسود و در کعبہ کے ہے یہان قریب حجر
ملتزم کے لپٹے اور اپنا سینہ پیٹ دہنا رخسارہ کبھی بایان کبھی تمام موتھہ اوسپر رکھے دونون ہاتھ
سر سے بلند کرکے دیوار پر پھیلائے یا دہنا دروازے اور بایان حجر کیطرف اور دعا کرے پھر **زمزم** پر
آئے ہوسکے تو خود ایک ڈول کھینچے ورنہ کسی سے لیکر آب طاہر رو بکعبہ تین سانسون مین پئے ہربار بسم اللہ
سے شروع الحمد للہ پر ختم کرتا خوب پیٹ بھرکے باقی بدن پر ڈال لے پیتے وقت دعا کرے کہ قبول ہے
کوئین کے اندر نظر بھی کرے کہ دافع نفاق ہے **آب** اگر کوئی عذر مثل استراحت وغیرہ نہو تو صفا مروہ
مین **سعی** کے لیے پھر حجر اسود کو بطور مذکور چومے اور نہوسکے تو فقط اوسکیطرف موتھہ کرکے فوراً
باب صفا سے جانب **صفا** روانہ ہو دروازے سے بایان پاؤن پہلے نکالے اور دہنا پہلے جوتے
مین ڈالے پھر صفا کی سیڑہی پر چڑہے کہ کعبہ نظر آئے رو بکعبہ ہوکر دونون ہاتھ آسمان کیطرف
پھیلا شانون تک اوٹھائے جیسے دعا مین کرتے ہین دیر تک تکبیر تہلیل درود دعا مین رہے
کہ محل اجابت ہے پھر اوتر کر ذکر و درود مین مشغول مروہ کو چلے ان دونون کے بیچ مین بائین ہاتھ کو دیوار
مسجد الحرام مین دو نشان سبز نصب ہین جنکو **میلین اخضرین** کہتے ہین قریب پہلے میل سے
دوڑنا شروع کرین مگر نہ بہت زور سے نہ کسیکو ایذا دیتے یہانتک کہ دوسرے میل سے نکلجائین اتنی راہ کو
بیچ میلے کہتے ہین پھر تین نہ دوڑین اس بائین مین دعا بکثرت کرے میل دوم سے پھر آہستہ ہولے یہانتک
کہ **مروہ** پر پہونچے یہان گو کعبہ نظر نہین آتا مگر استقبال کرکے جیسا صفا پر کیا تھا کرے یہہ ایک
پھیرا ہوا پھر صفا پر جائے اور بیچ مین دوڑے یہانتک کہ ساتوان پھیرا مروہ پر ختم ہو **واضح**
۵۲ **ہو** کہ یہہ صرف انہین افعال طواف و سعی کا نام ہے قارن و متمتع کے لیے یہی عمرہ ہوگیا اور
مفرد کے لیے طواف قدوم مگر قارن اسیطرح بنیت طواف قدوم ایک طواف و سعی اور کرے
اور وہ اور مفرد دونون احرام مین ہین لبیک گویان مقیم مکہ ہون بخلاف متمتع کہ تنہا عمرہ والے

اسیطرح شروع طواف سے بوسہ حجر لینتے ہی لبیکات چھوڑ دی اور طواف وسعی مذکور کے بعد حلق

۵۱ یا تقصیر کرکے احرام سے باہر آئے پھر چاہے تو ہشتم ذی الحجہ تک بے احرام رہے مگر افضل یہہ ہے کہ جلد

احرام حج باندھ لے اگر یہہ خیال نہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قیدین مجھسے نہ نبھینگی ✤ **ایام**

۵۲ **اقامت** مین یہہ سب حجاج جسقدر ہوسکے نفل طواف بے سعی و رمل و اضطباع کرتے رہیں اور سہ

سات پھیرون پر مقام ابراہیم میں دو رکعت پڑھیں **ساتوین تاریخ** بعد نماز ظہر مسجد الحرام

۵۳ ۵۴ شریف میں امام کا خطبہ سنے **آٹھوین تاریخ** جسنے ابھی احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور حج کے

رمل وسعی پیشتر کرنا چاہے تو ایک طواف نفل کے ساتھہ کر لے جب آفتاب نکل آئے سب منی کو چلیں

۵۵ بشرط قوت پیادہ کہ جبتک مکہ پلٹ کر آئیگا ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائینگی سو ہزار لاکھہ سوا لاکھہ کا

۵۶ کروڑ سو کروڑ کا ارب سو ارب کا کھرب یہہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور حق کا

فضل اس نبی کے صدقے مین اس امت پر بہت ہے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم **راہ** میں لبیک و دعا و درود

و ثنا کی کثرت کرے منی دیکھکر دعا مانگے وہان شب باش ہو آج کی ظہر سے نوین کی صبح تک پانچ نمازین

پڑھے یہہ **رات** ذکر و عبادت مین جاگکر یا باطہارت سوکر گذارے جب **صبح** ہو نماز مستحب وقت

پڑھکر لبیک و ذکر مین رہے یہانتک کہ **آفتاب** کوہ ثبیر پر کہ مسجد الخیف شریف کے مقابل ہے

چمکے اب عرفات کو چلے قلب کو خیال غیر سے پاک کرنے مین جہد کامل کرے **راستہ** کثرت لبیک و ذکر

و درود و توبہ و استغفار مین کاٹے جب نگاہ **جبل رحمت** پر پڑے ان امور مین جہد تام کرے

کہ انشاء اللہ وقت قبول ہے **عرفات** مین اس کوہ مبارک کے پاس یا جہان جگہہ ملے شارع عام

بچکر اترے دوپہر تک تضرع و ابتہال اور باخلاص نیت حسب استطاعت تصدق و خیرات و ذکر و

۵۷ لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید مین مشغول رہے پیشتر **زوال آفتاب** کچھہ پہلے نہالے

کہ سنت موکدہ ہے یا وضو کرے اور قبل از زوال کھانے پینے وغیرہا ضروریات سے فارغ ہولے کہ قلب کو کسی

جانب تعلق نرہے آج کے دن جیسی کہ حاجی کو روزہ مناسب نہین کہ دعا مین ضعف نہو یونہین پیٹ بھر کھانا

۵۸ سخت مضر غفلت و کسل کا باعث تین روٹی کی بھوک ہو تو ایک ہی کہائے جب **زوال** ہولے بلکہ

اوس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہہ ملے **مسجد نمرہ** جائے سنتین پڑھکر خطبہ سنکر امام کے ساتھہ

ظہر پڑھے اسکے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاً جماعت مین عصر پڑھ لے بیچ مین سلام و کلام تو کیا

یعنی ظہر کی پچھلی سنتین بھی نہ پڑہی اور بعد عصر بھی نفل نہین یہہ ظہر و عصر کی جمع جبھی جایز ہے کہ نماز امام اعظم
یعنی سلطان یا اوسکے نایب یا ماذون کے پیچھے ہو ورنہ عصر وقت سے پہلے باطل ہوگی بعد نماز فوراً فوراً
موقف کو جاے اور افضل یہہ ہی کہ اونٹ پر امام سے نزدیک جبل الرحمۃ کے قریب جہان سیاہ پتھرون کا
فرش ہے رو بقبلہ پس پشت امام کھڑا ہو جبکہ ان فضایل کے حصول مین دقت یا کسی کی اذیت نہو ورنہ جہان تک
اور جسطرح ہوسکے وقوف کرے امام کی دہنی جانب یا پیچھے اور بائین ہو تو دوسرے افضل ہے اور غایت
خشوع و خضوع کے ساتھ گڑگڑاتا کانپتا ڈرتا امید کرتا آنکھین بند کیے گردن جھکائے دست دعا آسمان کیطرف
اوٹھائے تکبیر تہلیل تسبیح تلبیہ حمد ذکر درود دعا توبہ استغفار مین ڈوب جائے کوشش کرے کہ ایک
قطرہ آنسون کا ٹپکے کہ دلیل اجابت و کمال سعادت ہی ورنہ رونے والون کا سا مونھہ بنائے کہ من تشبہ
بقوم فہو منہم اثنائے دعا و ذکر مین لبیک کی بار بار تکرار کرے آجکے دن دعائین بہت منقول
ہین مگر سب مین بہتر یہہ ہے کہ دعا کی بدلے سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قران مین گزارے کہ دعا والون سے
زیادہ پائیگا غرض اسی حالت تضرع و زاری مین رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جائے اور ایک جز لطیف رات کا
آجائے اس سے پہلے کوچ منع ہے اور ایک ادب واجب الحفظ اس روز یہہ ہی کہ اللہ تعالی کے وعدون
بھروسا کرکے یقین جانے کہ آج مین اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوگیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے
پیدا ہوا تھا اب کوشش کرون کہ آیندہ گناہ نہو اور جو داغ اللہ تعالی نے محض رحمت سے میری پیشانی
سے دہویا ہے پھر نہ لگے بعد تیقن غروب فوراً سکینہ و وقار کے ساتھ ہمراہ امام لبیک و تکبیر و ذکر
و درود مین مشغول مزدلفہ جائین راہ مین وسعت ملے اور کسیکی ایذا نہو تو سیر مین شتابی کرین نماز
مغرب و عشا عرفات خواہ راہ مین نہ پڑھین جب مزدلفہ نظر آئے بشرط قدرت پیادہ ہوجائے تو بہتر اوسکے
تو بہتر یہان جبل قزح کے قریب راہ سے بچکر اوترین اسباب اوتارنے اونٹ کھولنے سے پہلے وقت
عشا مین بعد اذان و اقامت نماز مغرب بہ نیت ادا اوسکے بعد تکبیر یا لبیک کہکر بے فصل سنت و
نفل مع عشا پڑہلین اس جمع مین جماعت شرط نہین صبح تک بقدر قدرت یاد خدا و درود و دعا مین
رہین جب صبح ہو نماز صبح اول وقت خوب تاریکی مین پڑھکر مشعر الحرام مین آئین امام کے
پیچھے رو بقبلہ ذکر و لبیک و درود و دعا مین نہایت جہد کرین اللہ جل جلالہ سے تضرع تمام
حقوق العباد سے خلاصی مانگین یہان سے سات کنکریان اوٹھا کر دہو کر رکھ لین جب خوب

روشنی ہوجائے اور آفتاب قریب طلوع آئے ہمراہ امام لبیک و ذکر مین مشغول منی کو چلین
٥١ جب وادی محسر پہونچین بقدر پانسو پینتالیس ۵۴۵ گز شرعی کے سیر مین اپنی سواری تیز
کرین اور اس عرصہ مین غضب و عذاب الٰہی سے پناہ مانگین جب منی پہونچین سب کامون سے پہلے
جمرة العقبه کو جو سب سے پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا جمرہ ہے اور بطن وادی مین سواری پر
جمرہ سے پانچ گز شرعی چھوڑ کر کھڑے ہون که منی داہنے ہاتھ پر رہے اور کعبہ بائین پر لیں تو جمرہ سات
کنکریان جدا جدا سیدھا ہاتھ خوب اوٹھا کر که سپیدی بغل ظاہر ہو ہر ایک پر بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر مارین بہتر یہ ہے که کنکریان جمرہ تک پہونچین ورنہ تین گز شرعی کے فاصلہ تک گرین اس سے زیادہ
ہین وہ کنکری شمار مین نہ آئیگی پہلی کنکری سے لبیک موقوف کرین جب سات پوری ہوجائین فوراً
٥٢ ذکر دعا کرتے پلٹ آئین اب قربانی مین که متمتع و قارن پر واجب اور مفرد کو مستحب ہے مشغول
ہون اگر ذبح کرنا آئے خود ذبح کرین ورنہ ذبح مین حاضر ہون دونون ہاتھ اور ایک پاؤن اوسکا
باندھکر رو بقبلہ لٹائین اور تکبیر کہکر نہایت تیز چھری بسرعت تمام پھیرین بعدہ ہاتھ پاون کھولدین
اونٹ ہو تو اوسے کھڑا کر کے سینہ مین منتہائے گلو پر نیزہ مارین که سنت یون ہے اور اوسکا ذبح کرنا
اگرچہ حلت مین کافی ہے بعد فراغ اپنے اور تمام مسلمانون کے لیے قبول حج و قربانی کی دعا کرین
جبتک سرد نہو کھال نہ کھینچین که ایذا ہے بعدہ رو بقبلہ بیٹھکر سارا سر منڈائین که افضل ہے
یا بال کترائین که رخصت ہے ابتدا دہنی جانب سے کرین وقت حلق اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کہتے جائین بعد فراغ بھی کہین
سب مسلمانون کی مغفرت مانگین بال دفن کردین حلق سے پہلے ناخن نہ کترائین خط نہ
بنوائین عورتون کو حلق روا نہین ایک پور برابر بال کتروادین اب جماع و دواعی جماع
کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہوگیا افضل یہ ہے که آج دسوین ہی تاریخ
طواف فرض کے لیے جسے طواف الزیارۃ کہتے ہین مکہ معظمہ جائین بترتیب
٥٣ ٥٤ مذکور پیادہ یا با طہارت و ستر عورت طواف بے اضطباع کرین اضطباع جو مفرد و متمتع شامل
٥٥ قارن رمل و سعی حج دونون خواہ صرف سعی حج سے کسی طواف کامل باطہارت مین فارغ
ہوچکا ہے وہ رمل و سعی اب بھی نہ کرے ورنہ اب دونون بجالائے بعد طواف دو رکعت مقام مین

پڑھیں اس سے عورتیں بھی حلال ہو گئیں بارہویں تک اسکی تاخیر روا اوسکے بعد بلا عذر مکروہ
تحریمی موجب دم آپ دسویں تاریخ نماز ظہر مکہ معظمہ میں پڑھکر بطریق سابق منی جائے گیارہویں ٥١
شب وہیں بسر کرے نہ مکہ میں نہ راہ میں کہ مکروہ ہے روز یازدہم بعد
نماز ظہر امام کا خطبہ سنکر متوجہ **رامی** ہو ان ایام میں رمی **جمرہ اولی** سے شروع
کرے جو مزدلفہ کے طرف مسجد خیف سے قریب ہی راہ مکہ کیطرف سے ذرا چڑھائی پر
پڑتا ہے کہ جگہ بہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے رو بقبلہ بطور مذکور سات کنکریاں مارکر جمرہ
سے قدرے آگے بڑھے مستقبل قبلہ ہاتھ دعا میں یوں اوٹھا کر ہتھیلیاں جانب قبلہ رہیں با
حضور قلب حمد و درود و دعا و استغفار میں بقدر قرات سورۃ بقرہ یا کم سے کم بمقدار تلاوت
بیست آیت مشغول رہے آگے **جمرہ وسطی** ہے وہاں بھی ایسا ہی کرے پھر **جمرہ عقبہ** ہے
یہاں رمی کرکے نہ ٹھہرے سقایلٹ آکے پلٹتے میں دعا کرے **شب دوازدہم** منی میں اپنے
فرودگاہ پر گذارے **بارھویں تاریخ** جمرات ثلثہ کو بعد زوال اوسی طریقہ سے رمی کرے اب تا بہ
غروب آفتاب مختار ہے کہ جانب مکہ روانہ ہو اور ایک دن اور ٹھہرے تو افضل مگر بعد غروب
چلا جانا معیوب ہے پس اگر **تیرھویں** کو بھی ٹھہر جاو تو اوسیطرح رمی جمرات کرکے متوجہ مکہ معظمہ ہو
جب **وادی محصب** میں کہ جنۃ المعلی کے قریب ہی ہے پہونچے سواری سے
اوتر لے یا لے اوترے کچھ دیر ٹھہر کر مشغول دعا ہو بہتر تو یہ ہے کہ عشا تک نمازیں
یہیں پڑھے ایک نیند لیکر داخل **مکہ معظمہ** ہو آپ اپنے اور اپنے والدین و مشایخ
و اولیائے نعمت خصوصا حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اور انکے اصحاب و عترت
علیہ وعلیہم الصلاۃ والتحیۃ کیطرف سے جتنے ہو سکیں **عمرے** کرتا رہے جب عزم سفر ہو
طواف وداع بے رمل و سعی و اضطباع کرکے دو رکعت سلام پڑھے
پھر زمزم پر آئے پانی بطریق مذکور پیے بدن پر ڈالے پھر دروازہ اقدس پر کھڑا ہو آستانہ ٥٢
پاک کو بوسہ دے فلاح دارین قبول حج مغفرت ذنوب توفیق حسن عود بار بار کی دعا کرے
ملتزم پر آکر بنہج مذکور غلاف کعبہ تھام کر چمٹے بتضرع و خشوع دعا بکا ذکر درود جو کثیر ہو سکے
بجا لائے حجر معظم کو بوسہ دیکر اولٹے پاؤں رخ بکعبہ یا سینہ کیطرف ... باب ...

کعبہ کو بنگاہ حسرت دیکھتا فراق بیت پر روتا یا رونے کی صورت بناتا مسجد مقدس کے دروازہ
سے جسے باب الحزورہ سے نکلے پھر بقدر استطاعت فقرائے حرم تصدق کرکے متوجہ مدینہ طیبہ ہو

حاضری دربار دربار مدینہ طیبہ

اس سفر سراپا ظفر مین بہت لحاظ غیرت سے خالص اور درود ذکر شریف حضور اقدس صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کی نہایت کثرت کرے جب حرم محترم مدینہ مین داخل ہو احسن یہ ہے کہ سواری سے
اوتر پڑے روتا سر جھکائے آنکھیں نیچے کرکے چلے ہو سکے تو برہنہ پائی بہتر بلکہ سر ہاتھ سے
اینکہ تو پا می نہی ؛ پا نہ بینی کہ کجا می نہی ؛ جب نگاہ قبہ سعادت و برج کرامت پر پڑے
صلاۃ و سلام کی کثرت کرے جب خاص شہر اقدس تک پہونچے قبل دخول اور ممکن ہو
تو بعد دخول پیش از حضور مسجد وضو و مسواک کرے اور غسل احسن جامہ سفید پاکیزہ پہنے نیا بہتر سرمہ
و خوشبو لگائے مشک افضل جب دروازہ شہر مین داخل ہو تمام ہمت اپنی تکثیر صلاۃ و
سلام مین مصروف کرے مراقبہ جلال و جمال محبوب ذو الجلال صلے اللہ تعالی علیہ وسلم مین
ڈوب جائے آپ اون ضروریات و حوایج سے جنکا لگاؤ باعث تشویش خاطر ہو بسرعت تمام
فارغ ہوکر پہلا کام یہہ کرے کہ آستانہ والا کیطرف نہایت خشوع و خضوع متوجہ ہو اگر رونا
نہ آئے رونے کا مونھ بنائے اور دلکو بزور رونے پر لائے اپنی سختی دلسے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کیطرف التجا کرے جب در مسجد پہ حاضر ہو صلاۃ و سلام عرض کرکے قدرے
توقف کرے گویا سرکار سے اذن حضوری طلب کرتا ہے پھر دہنا پاؤن پہلے رکھتا ہے پاون تک
ادب مین ڈوبا داخل ہو اسوقت جو ادب و تعظیم واجب ہے ہر مسلمان کا قلب خود واقف ہے دل و
جوارح کو خیال غیر و حرکات عبث سے باز رکھے ہرگز مسجد اقدس کی آرایش و زینت ظاہری کی
طرف نگاہ نکرے اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام و کلام ضروری ہو حتی الوسع اعراض کرجائے
نہ بن پڑے تو بقدر ضرورت ہی تجاوز نکرے پھر بھی دل اوسیطرف متوجہ ہو زنہار زنہار اس مسجد
مقدس مین کوئی حرف چلاکر نہ نکلے یقین جان کہ وہ جناب[1] ہزار اعطر و انور ہین بحیات ظاہری
دنیاوی حقیقی ویسے ہی زندہ ہین جیسے پیش از وفات تھے موت اون کی ایک امر آنی تصدیقی
اور انتقال اونکا صرف نظر عوام سے چھپ جانا الحمد دین فرماتے ہین حضور ہمارے

ایک ایک قول وفعل بالکل دل کے خطرون پر مطلع ہین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم آب اگر ۵۲
جماعت قائم ہو شریک ہوجائے کہ اسمین تحیۃ المسجد بھی ادا ہوجائیگی ورنہ اگر غلبہ
شوق اجازت دے تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری صرف سورۂ
کافرون و اخلاص سے بہت تخفیف کے ساتھ بلکہ مراعات سنن پڑھلا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم مین جہان اب وسط مسجد مین محراب بنی ہے اور وہان میسر نہ آئے
تو جتی الوسع اوسکے نزدیک ادا کرے بعدہ سجدہ شکر مین گرے اور دعا مانگے کہ الٰہی اپنے
حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ادب روزی فرما آب وقت وہ آیا کہ ہمہ تن اسکا مشغل
دل ہے اوس شباک پاک کیطرف ہوگیا جو اللہ تعالی کے محبوب عظیم الشان
کی آرامگاہ رفیع المکان ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردن جھکائے آنکھیں نیچی کیے لرزتا
کانپتا بید کیطرح تھرتھراتا ندامت گناہ سے عرق شرم مین ڈوبا قدم بڑھا خضوع و وقار
وخشوع و انکسار کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے سوا سجدہ عبادت کے جو بات ادب و اجلال
مین اکمل ہو بجالا حضور والا کے پائین یعنی شرق کیطرف سے آکر وہ جناب مزار
پر انوار مین رو بقبلہ جلوہ فرما ہین جب تو اس سمت سے حاضر ہوگا حضور کی نگاہ بیکس پناہ تیری
طرف ہوگی اور یہہ امر تیرے لیے دو جہان مین بس ہے پھر زیر قندیل تیغ اسمین کے
محاذی جو دیوار حجرۂ مقدسہ مین چہرۂ انور کے مقابل مرکوز ہے ہو پشت بقبلہ دست
بستہ مثل نماز کھڑا ہو کتب معتمدہ مین اس معنی کی تصریح ہے اور زنہار جالی شریف کے بوسہ و ۵۳
مس سے دور رہ کہ خلاف ادب ہے آب نہایت ہیبت و وقار کے ساتھ مجرا و تسلیم
بجالا باواز حزین و صورت دردآگین و دل شرمناک و جگر صد چاک معتدل آواز سے
نہ نہایت نرم و پست نہ بہت بلند و سخت عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ جہانتک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور
ملال و کسل نہو صلاۃ و سلام کی کثرت کر حضور سے اپنے اور اپنے والدین و مشایخ و احباب

وتمام اہل اسلام کے لیے شفاعت مانگ بار بار عرض کر اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ط پھر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی ہو بجا لا شرعاً عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
٥١ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ احمد رضا بن نقی علی یَسْاَلُكَ
الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ ط **فقیر** اپنے مسلمان
بھائیوں سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے جو صاحب اس رسالہ پر واقف ہوں اور اللہ
عز جلالہ حاضری روضہ اقدس عطا فرمائے ان الفاظ کو عرض کرکے ثواب جزیل پائیں اور نالائق ناک
خلائق کو ممنون احسان بنائیں اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں جہان میں جزای خیر بخشے آمین تبعدہ ایک
گز شرعی اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی جانب ہٹ کر مقابل چہرہ انور **حضرت صدیق**
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑا ہو کر عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط پھر اسیقدر ہٹ کر روبروے **جناب فاروق اعظم** رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قیام کرکے کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ ط پھر بقدر نصف گز شرعی کے پلٹ آ اور **صدیق و فاروق** کے درمیان کھڑا
ہو کر عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا
خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ ط یہ سب حاضریوں میں بعد سلام دعا میں کرے کہ محل قبول ہے پھر **منبر اطہر** کے
قریب آکر دعا کرے پھر **روضہ منورہ** میں یعنی جو جگہ مابین منبر انور و حجرہ مطہرہ کے ہے اور
اُسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا آکر دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کرے اسیطرح مسجد شریف
٥٢ کے **ستونوں** کے پاس نمازیں پڑھے دعائیں مانگے کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خصوصیات
خاصہ واللہ تعالیٰ اعلم **مسئلہ** اس سواد جنت آباد کی اقامت غنیمت جانے جہد کرے کہ کوئی نفس
بیکار نہ گزرے مسجد انور سے ضروریات کے سوا باہر نجائے با طہارت حاضر ہے مگر جا تشاکہ دنیوی باتوں
٥٣ عبث کاموں میں وقت ضائع نکرے **مسئلہ** ہمیشہ جلوس مسجد میں نیت اعتکاف رکھے اور

روزہ نصیب ہو خصوصاً ایام گرما میں تو کیا کہنا کہ اسپر وعدۂ شفاعت ہے مسئلہ ٩١ یہاں
ہر عمل صالح پچاس ہزار تک مضاعف ہوتا ہے لہذا عبادات میں جہد لازم شب بیدار رہے
کہانے پینے کی تقلیل رکھے قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم تو یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کر لے
مسئلہ ٩٢ نظر حجرۂ منورہ وقبہ مطہرہ کیطرف عبادت ہے جیسے کعبہ کیطرف تو خشوع وادب کے
ساتھ اوسکی کثرت کرے مسئلہ پنجگانہ نماز کے بعد حضور میں حاضر ہو کر صلاۃ وسلام عرض
کیا کرے مسئلہ جب محاذات گنبد اقدس میں گزرے اگرچہ بیرون مسجد اگرچہ بیرون مدینہ جہاں کہیں
قبہ کریمہ نظر آئے نہ ٹھہرے اور صلاۃ وسلام عرض کیے بغیر نہ گزرے کہ ترک ادب ہے مسئلہ ترک جماعت
ہر جگہہ برا ہے مگر یہاں سخت محرومی والعیاذ باللہ تعالی حدیث میں ہے ٩٣ جس سے چالیس نمازیں میری
مسجد میں فوت نہ ہوں اوسکے لیے دوزخ ونفاق وعذاب سے آزادیاں لکھی جائیں مسئلہ
دیوار حجرۂ مطہرہ کو مس نہ کرے نہ اوس سے چمٹے بلکہ کم سے کم تین گز شرعی کا فاصلہ رکھے کہ ادب
یہی ہے مسئلہ قبر اطہر واعطر کو ہرگز پیٹھ نہ کرے نماز میں نہ غیر نماز میں مسئلہ روضہ انور کا طواف
نہ کرے نہ زمیں چومے نہ پیٹھ مثل رکوع جھکائے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم اونکی
اطاعت میں ہے مسئلہ حسب استحسان علما زیارت بقیع واحد وقبا و دیگر آثار شریفہ کا
قصد ہو تو اونکی تفصیل کتب علما سے دریافت کرے ورنہ حجرۂ مطہرہ کے حضور حاضر رہنے کے
برابر کونسی دولت ہے اللہ تعالے دنیا وآخرت میں اونکا قرب عطا فرمائے آمین وصلی اللہ تعالی
علی سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین

فتوای مولف در بارۂ زیارت سراپا طہارت حضرت رسالت علیہ الصلاۃ والتحیۃ

یہہ فتوی فقیر غفر اللہ تعالی لہ کے مجموعہ فتاوی العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی جلد سوم
البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں مفصل موجود ہے یہاں بمناسبت
مقام بغرض تنبیہ عوام برادران اسلام اوسکی نقل اجمالی تحریر میں آئی اور عربی عبارات
علما کی جگہہ اختصار وتفہیم کے لیے صرف اونکے ترجمہ پر قناعت کیجاتی ہے واللہ الہادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زیارت شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم
کیا ہے اور باوجود قدرت اسکا تارک یا مانع وسنگ فضل شرعاً کیسا ہے بینوا توجروا

الجواب

زیارت سراپا طہارت حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات
واعظم حسنات سے ہے جسکی خوبی و فضیلت کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل جسے
شیاطین (والعیاذ باللہ رب العالمین) اسقدر پر تو اجماع قطعی قائم اور کیوں نہ ہو کہ خود قرآن عظیم اسکی طرف
بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے قال المولیٰ سبحانہ وتعالیٰ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک
فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر ایسا ہو
کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ و جرم کریں تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں پھر خدا سے مغفرت
مانگیں اور مغفرت چاہے انکے لیے رسول تو بیشک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں) امام
سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں علما نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا ہے اور ہر مذہب کے ائمہ مصنفین مناسک نے وقت
حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا) علامہ سید سمہودی شافعی وفاء الوفا میں فرماتے ہیں
حنفیہ زیارت شریف کو قریب بواجب کہتے ہیں اور اسیطرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی) ہماری کتب مذہب
مناسک فارسی وطرابلسی وکرمانی واختیار شرح مختار ودرمختار وظہیریہ وفتح القدیر وخزانۃ المفتین ومنسک
متوسط ومسلک متقسط شرح الغفار ومراقی الفلاح وحاشیہ طحطاویہ علی المراقی ومجمع الانہر ومنسک الہدیٰ وعالمگیری
وغیرہا میں اسکے قریب بواجب ہونے کی تصریح وتقریر کی بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسپر
نص منقول جذب القلوب میں ہے زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واکد مستحبات
قریب بدرجہ واجبات اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے اور یہی مذہب ظاہریہ سے منقول امام ابن
الحاج مکی مالکی مدخل اور امام سبکی شافعی شفاء میں تہذیب الطالب امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں امام ابو عمران
فاسی مالکی نے فرمایا قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا
شریف میں امام ابو عمر وسی سے ناقل قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف سفر کرکے جانا واجب

اسیطرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی و امام ابن حجر مکی شافعی و علامہ علی قاری حنفی وغیرہم علما کا یہی کلام
بلکہ بعض کلمات امام سبکی بھی اسیطرف ناظر شفا شریف میں فرمایا زیارت قبر نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم ہے
اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم واجب) اسیطرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل
اسکی مقتضی ابن عدی وغیرہ کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج البیت
ولم یزرنی فقد جفانی جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہو بیشک اوسنے مجھپر جفا کی) علامہ علی قاری
شرح لباب میں اسکی سند کو حسن اور رہی شرح شفا و درہ مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں تصحیح یہ فرماتے ہیں
انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جفا حرام ہے تو زیارت ترک کرنا کہ مستلزم جفا ہے
حرام ہوا) جذب القلوب میں ہے صاحب مواہب گفتہ این ظاہرست در حرمت ترک زیارت زیرا کہ درین
جفا و اذای اوست و جفا و اذای آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حرامست باجماع پس واجب باشد ازالہ جفا و
آن بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں بالجملہ جو باوجود
قدرت ترک زیارت کرے اوسنے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا یہہ حق نتھا انتہی
ترک زیارت کے موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں
ذکر فرمائیں اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع تحسین تک مترقی اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں
کافی اور اسیکے مناسب قصہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ ہے کہ امام ابن عساکر وغیرہ نے حضرت
ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا اور امام
ابن حجر نے جوہر میں اوسکی سند کو جید کہا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے شام میں سکونت اختیار
فرمائی خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوے کہ
ارشاد فرماتے ہیں ماھذہ الجفوۃ یا بلال اما آن لک ان تزورنی یا بلال اے بلال یہہ کیسا
جفا ہے اے بلال کیا ابھی ہمتے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالی عنہ غمگین ترسان
و ہراسان بیدار ہوے اور فوراً بقصد مزار پر انوار جانب مدینہ شد الرحال فرمایا جب شرف حضور پایا
قبر انور کے حضور رونا اور مونھہ اوس خاک پاک پر ملنا شروع کیا دونوں صاحبزادے حضرات حسن و حسین
صلی اللہ تعالی علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے بلال رضی اللہ تعالی عنہ اونہیں گلے لگا کر
پیار کرنے لگے شہزادوں نے فرمایا ہم تمہاری اذان سننے کے مشتاق ہیں یہہ سقف مسجد انور پر جہاں زمانہ

اقدس مین اذان دیتے تھے گئے جسوقت اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تمام مدینہ مین لرزہ پڑگیا جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا مدینہ کا لرزہ دوبالا ہوا جب اس لفظ پر پہونچے کہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کنواری نوجوان لڑکیاں پردونسے نکل آئین اور لوگون مین غل پڑگیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے انتقال حضور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ کے مرد و زن مین وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا) ؎ ورنہ از مہر تو ابر دسے تو برباد آمد ۔ حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد ۔ اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جسے امام ابن عساکر اور امام ابن النجار نے کتاب الدرۃ الثمینہ مین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ما من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر (میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نکرے اوسکے لیے کوئی عذر نہین) حتے کہ بعض آئمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہین علامہ عبدالنبی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس حنفی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی مین فرماتے ہین مینے اپنے اوستاذ ابن حجر ایداسد الاسلام بیقائہ کو فرماتے سنا کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے اور اونکے نزدیک واجب و فرض مین کچھ فرق نہین) بالجملہ قول وجوب من حیث الدلیل اظہر اور نظر ایمانی مین احب و ازہر ہے اور قرب وجوب کہ علمای مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اوسکے قریب اور حکما متقارب اور قول سنیت اوسکے منافی نہین فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہین امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا بلکہ اطلاق عام مین مستحب و مندوب بھی واجبات کو شامل اور واجب و فرض جبکہ حکم عمل و اثم تارک مین مشارک اور شافعیہ کے یہان فرق اصطلاح نہین تو اونکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض او سے تمثیل بعید نہین اس تقریر پر سب اقوال متفق ہوجائینگے اور تصریح علما مثل علامہ شامی وغیرہ اہدای وفاق ابقای خلاف سے اولی اور بیشک وجوب و قرب وجوب کہ جمہور آئمہ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہین تارک کے اثم پر یکزبان بہرحال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم و ملوم و بدبخت و مشوم و آثم و گنہگار و ظالم و جفاکار ہے والعیاذ باللہ مما لا یرضاہ لاجرم سلفا و خلفا علمای دین و ائمہ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید و تشنیع مدید کرتے آئے کہ ترک مستحب پر ہرگز نہین ہوسکتی علامہ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ

امام ہمام ابن الہمام نے لباب مین فرمایا ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے) اور امام
ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم مین تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی فرماتے ہین
رحمہ اللہ تعالی خبردار ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا
اور اوسکے آفتون سے وہ کچھہ بیان فرمایا کہ اگر تو اوسے غور سے سمجھے تو اپنے اوپر ہلاکت و بد انجامی کا
خوف کرے حضور نے صاف فرمادیا کہ ترک زیارت جفا ہے اور یونہین صحیح حدیث مین آیا کہ میرا ذکر سنکر
مجھپر درود نہ پڑھنا جفا ہے اس سے ثابت ہوا کہ باوجود قدرت ترک زیارت اور ذکر اقدس سنکر
ترک درود دونون یکسان ہین کہ دونون جفا ہین تو تارک زیارت پر اون سب عذابون اور شناعتون کا خوف ہے جو تارک درود کیلیے
حدیثون مین آئین کہ وہ شقی نامراد ذلیل و خوار مستحق نار خدا و رسول سے دور ہے اور پیران سب عذابون اور نیز حرو دبارگاہ ہونے کی دعا
جبرئیل امین و حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی وہ راہ جنت بھول
گیا حد بھر کا بخیل ملعون بے دین ہے اپنے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے دیدار جمال
جہان آرا سے محروم رہیگا والعیاذ باللہ تبارک و تعالی آن باتون کو یاد کرے اوسے خبر ہے
جسنے باوصف قدرت براہ سستی و کسل زیارت شریف کی شاید یہہ سنکر ان برائیون سے توبہ کرے
اور اللہ تعالی کیطرف رجوع لائے اپنے اوس نبی پر جفا نکرے جو اوسکا اور تمام جہان کا اللہ
عزوجل کیطرف وسیلہ ہین اور ہمنے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالی
نے اونکے چہرون پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیون مین اونہین ایسا سست کردیا
کہ عبادت چھوڑکر دنیا مین پڑ گئے اور مرتے دم تک اوسی حال پر رہے) والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالی
اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنھین سنکر مسلمان کا دل کانپ اوٹھے اللہ تعالی
اپنی امان مین رکھے صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا آمین مسلمان
غور کرے جب تارک زیارت کا یہہ حال اوسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا آفتاب سے زیادہ
روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین خارق اجماع مسلمین مستحق وعید شدید نولہ ما تولی
ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ہے امام ابن حجر افضل القری مین
فرماتے ہین جو اوس کی خوبی مین نزاع کریگا اوسکا نزاع کرنا دنیا و آخرت مین اوسکی تباہی
و روسیاہی کا باعث ہوگا) امام سبکی شفاء شریف مین فرماتے ہین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کی زیارت اور اطراف عالم سے اوسکیطرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے جیسا کہ ہر قرن سے
شرق و غرب کے مسلمانون مین معروف ہے آجکل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اوسکے ہوا خواہ)
شیطان کے سکھانے سے اسمین شک ڈالنے لگے گویا تیرہ سو برس سے مسلمانون کے دلمین کہان جاہیہ
باقی ہے تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اوسی پر پڑیگا) امام احمد قسطلانی مواہب شریف مین فرماتے
ہین قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجونکیطرف راہ
جو اسکے خلاف اعتقاد کرے اوسنے رسی اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا اور خدا و رسول و جماعت علماے
ائمہ کا خلاف کیا) یہانتک کہ بعض علما صراحۃً زیارت شریفہ کے قربت ہونیکو ضروریات دین اور
اوسکے منکر کو کافر بتاتے ہین در حقیقت مولنا علی قاری مین ہے بعض فضلا نے مبالغہ کیا کہ فرمایا
زیارت شریف کا قربت ہونا دین سے ضرورۃً معلوم ہے اور اوسکے منکر پر کفر کا حکم ہے علامہ شہاب الدین
خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض مین فرماتے ہین قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی زیارت اور اوسکیطرف سفر کو ابن تیمیہ اور اوسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا اور یہہ اوسکا وہ کلام شنیع
ہے جسکے سبب علما نے اوسکی تکفیر کی اور امام سبکی نے اسمین مستقل کتاب لکھی) **اقول** قول تکفیر کی نفیس
تقریر عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصل فتوی مین ذکر کی یہان اسیقدر
کافی ہے مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا اونکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے اور انہین کی
محبت و تعظیم و ادب و تکریم پر دنیا سے اوٹھائے اور اپنے کرم عمیم و فضل عظیم سے دنیا و آخرت مین اونکی زیارت سے
مشرف و بہرہ مند فرمائے آمین آمین یا ارحم الراحمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین واللہ تعالیٰ
اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

تمت والخیر عمت

بچوں کو ابتدائے عبادت پر ثواب ہے

کفار بھی مکلف بالفروع ہیں

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۰

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱

عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ

حضرت امام حسن حضرت امام حسین افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تمت

الطرة الرضية على النيرة الوضيئة شرح الجوهرة المضية فالحمد لله